بفضل حضرت خالق کون و مکان نسخہ متبرکہ مسمی بہ
حسب فرمائش مولوی حافظ ابوالخیر محمد مکی و مولوی محمد معروف سلمہما

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا اللہ تو بڑا کریم ہے کہ اپنے کرم سے رسول مقبول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہادی
بھیجا تیرا حمد کیسے ادا ہووین عاجز ہو کر دامن رحمت تیرے رسول کا تہامتا ہون
تو ہزارون درود ولیسے رحمۃ للعالمین پر بہیج اور انکے آل و اصحاب پر جنہون نے
راہ حق صاف صاف دکہایا اور ساری امت کو خیرخواہی مسلمانون کا حکم فرمایا
آمین رب العالمین آسکے پیچہے خیرخواہ امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم گنہگار شرمسار
خادم بارگاہ احمدی فقیر سخاوت علی محمدی خیرخواہی کی راہ سے تمام کلمہ
گویون کی خدمت مین عرض رکہتا ہی اور طریق نجات کی جو ارشاد حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وسلم سے صاف صاف ثابت ہوئی ہین بتاتا ہی کہ اس دیار مین پانچ
قسم کے کلمہ گو موجود ہین ایک[1] اہل سنت وجماعت دوسرے[2] شیعہ امامیہ تیسرے[3] صوفی
روشن چوتہے[4] منکر مذاہب پانچوین[5] جاہل تابعدار رسم و بدعت و خواہش نفسانی کے

ثابت ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور بند و بست دین کے واسطے ایک سردار
مقرر کرنا جو لائق ہو اور قریش کی قوم سے ہو واجب ہی اور جتنی آیات اور احادیث ہیں
سبکے معنی ظاہر حق ہیں اور مراد الٰہی پس سوچو مسلمانون اور تعصب دور کرو کیہ باتین
سلامت کی راہ ہین اور بیشک وسیلہ نجات تقدیر نیکی اور بدی کی اللہ سے ہونا آیہ قرآنی
وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ سے بوجہا جاتا ہی ترجمہ اور خدا نے پیدا کیا تمکو اور جو
تم عمل کرتے ہو اور دیدار آیہ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ سے یعنی اپنے رب کی طرف دیکھنے
والے ہونگے اور بہت احادیث موجود ہین اور صراط و حساب و کتاب و نامۂ اعمال
ثابت ہی صاف صاف آیات قرآن سے اور عذاب قبر بہی احادیث صحیحہ سے ثابت
اور عصمت پیغمبرون کی متفق علیہ ہی اکثر امت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اور
اوسکا انکار اس ملک مین کسی مذہب والون کو نہین ہی کہ حاجت دلیل لکہنے کی ہو اور
اصحاب کی نیکی پر بہی سب امت کو اتفاق ہی اور حدیث ناطق اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ
لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِيْ مَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ فضیلت کو کافی
ہی ترجمہ ڈرو خدا سے میرے اصحاب کے حق مین نشانہ بناؤ اونکو میرے بعد جو اونکو دوست
رکہیگا اور چار و خلیفہ کی فضیلتین سیکڑون احادیث مین آئین صحاح ستہ اس سے
بہرے ہی اور قرآن کو خدا نے آیات بینات فرمایا پہیلی نہین ہی اور اس مین سلامت اور
نجات اسواسطے نظر آتی ہی کہ اگر مخالف ان چیزون کو غور سے دیکہے تو کچہہ آخرت

ہلاک ہین اور وہ مسئلہ تقدیر اور مسئلہ امامت ہی اسی پر مدار ہی تمام مذہب شیعو کا
اور سبب شیوع جہل کے تعزیہ داری اور ماتم محرم ہی گویا داخل مذہب شیعہ ہی
یہانتک کہ اکثر قابل لوگون نے اس کے جواز مین بہت رسالے بنائے ہین اب یہہ دونون
باتین بہ تفصیل ذکر کرتا ہون ہوشیار ہو کر سنو اور سوچو اور راہ سلامت ڈھونڈو پہلے
مسئلہ تقدیر کا حال سنو کہ آپ سے آپ موجود اللہ ہی پس وہی موجود حقیقی ہی سارا
عالم اس قول مین شریک اور جو چیز ہوئی اوسی کے اندازہ کرنے سے ہوئی یہہ متفق
علیہ جمہور خلائق باقی رہی یہہ بات کہ افعال اور اعمال بندون کے کسی کے مخلوق ہین
اہل سنت کے نزدیک اللہ جل شانہ کے مخلوق کیونکہ خالقیت اوسکی شان ہی پر کرنیوالا
بندہ ہی اوسکو کاسب بولتے ہین اور معتزلیون نے یون خیال کیا کہ زنا اور چوری کا
خالق خدا کو کہنا بڑا عیب لگانا ہی پھر بندہ کا کیا قصور رہا بندہ خود اپنے کامون کا
خالق ہی ہائے اتنا نہ سوچا نجانا کہ برائی کرنا عیب ہی برا پیدا کرنا عیب نہین اگر برا پیدا
کرنا عیب ہو شیطان کو کسنے پیدا کیا اور سور کو کسنے اور اژدہا کسکا بنایا اور بندہ
اگر آپہی خالق ہو خدا سے الزام نہین چھوٹتا اسواسطے کہ بندے کو اختیار کسنے بخشا
اور روکنے پر قدرت تہی کیون نہ روکا بھلا لڑکے کو چھری ہاتھہ مین دیوے لڑکا
پیٹ مارے البتہ دینے والے کو الزام ہوگا اور پیٹ مارتے دیکھے اور روکنے کا باوجود
قدرت کے اوسپر الزام ہوگا اون لوگون نے مطلب خالقیت اور کام کرنیکا نہ پوچھا
پیدا کرنا اور کرنا دونون ایک جانا اب سلامت اسمین ہی کہ خدا کو خالق جانے کیونکہ

امام کا مسلمانوں پر واجب ہی جبکہ مسلمان مقرر امام وسردار کریں وہ امام ہوا ہر
احکام اوسکے ذمے پر واجب ہو جاتے ہیں یہ امام ظاہری کا اور جو [illegible]
مطابق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو سر مو مخالف نہو وہ خلیفہ برحق ہے
اسی واسطے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد خلافت تیس
برس تک ہی وہ زمانہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان ذی النورین
اور حضرت علی مرتضی رضوان اللہ علیہم اجمعین تک تمام ہوا پر تجاوز وقت ہونے
لگا اور حضرت [illegible] یہ جو امام ہوتے ہیں باطنی امام مطلب ہوتا ہی وہ ہر زمانے
میں ہوا کرتا ہی خدا کی طرف سے مقرر اوسکا حکم سب پر جاری ہی خواہ لوگ واقف ہوں یا
نہوں ظاہر میں یا باطن میں طریقہ ہدایت میں وہ امام جو راہ چلتا ہی تمام عالم وہی راہ
اختیار کرتا ہی جیسے دنیا کی معاش میں طریقہ بادشاہ کا جو ڈھنگ سب اختیار کرتے
ہیں اور شیعہ امامیہ کہتے ہیں کہ امام مقرر کرنا خدا پر لازم ہی اوسکا حکم خلق پر فرض
ہوتا ہی اور وہ معصوم ہی گناہوں سے اور وہ بارہ ہوئے اول حضرت علی مرتضی رضی اللہ
عنہ اور آخر حضرت امام محمد مہدی رضی اللہ عنہ وہ اسی امامت کو ارکان دین سمجھتے
ہیں بدون اسکے مومن صحیح نہیں ہوتا اور اسی پر بنا ہی حضرت ابوبکر صدیق اور تمام
اصحاب کے برا جاننے کی یہ بزرگوار ان کے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امام
نہیں جانتے تھے پس مومن نہوئے اور آپ امام ہوئے تب حق امام غصب کیا قابل
برا کہنے کے ٹھیرے پس اب ذرا متوجہ ہو اور خوب جو جو اور فکر کرو کہ شیعوں نے

سمجھتے تہے اور اونکو امام خدا ہی نے کیا تہا انکی طاعت سے کسیکو انحراف نہ تہا
اور البتہ گناہوں سے بچے تہے حقیقةً معصوم سوائے پیغمبروں کے کوئی نہیں پر
مجازاً ایمہ معصوم ہوئے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جو مسلمانوں نے
امام کیا وہ امامت ظاہری تہی اسی میں حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے بہی اطاعت
فرمایا اوسمین انکار امامت باطنی کہاں تہا پس خیر خواہ عرض کرتا ہے اب سلامت
اسمین ہے کہ امامت اعتقاد کرے اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ اور سب اماموں کو
امام جانے اور چار خلیفوں کو خلیفہ برحق سمجھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
برکت صحبت کا لحاظ کرکے جو لوگ آنحضرت کی صحبت میں عمر بہر رہے اون سے
زبان روکے اور بزرگ جانے اس کے خلاف میں سلامت نہیں ذرا انصاف کرو
ادنی امام ہو یا درویش ہوتا ہے اوسکی صحبت کو تاثیر والی سمجھتے ہیں اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت جو سردار اولین وآخرین افضل الانبیاء والمرسلین تہے
ایسی بے تاثیر ہے کہ جو لوگ عمر بہر صحبت میں رہے بعد وفات آنحضرت بیچارگی پر چار یا
دس بارہ آدمی صرف رہ جاوین [illegible] کیا قدر تہی ایسے نبی پاک کی کیا
اماموں کی عظمت میں تحقیر حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوگی اب غور کی
جگہ ہے اور جو منافقین تہے اونکا نفاق خدا نے کہول دیا تہا اور یہ صحابہ کرام تو عمر
بہر روبروے حضرت اور بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب دین کے کاموں پر
قائم رہے صرف تہمت انکار امامت اونپر باندہی گئی اور اوسکا حال اوپر جان چکے اس

نہ زیارت کو بخلاف تعزیہ کے کہ محض زیارت کے لیے بنتا ہی اور غم یاد کرنے کو حضرت
عیسی کی صلیب بہی بنائی جاتی ہی جیسا شیخ عبد الحق دہلوی نے لکہا ہی اور اس کے
جواز کی بہی سند قرآن و حدیث سے چاہیے پس ذرا سوچو کہ بے اصل بات پر اسقدر
مضبوطی کیونکر عقل جائز رکہتی ہی اگر یہہ کام خدا کے نزدیک مقبول ہی تو بہی ہم چہوڑ
دین کرتے بخائین گے کیونکہ فرض و واجب و سنت و مستحب نہین اور اگر برا اور بدعت ہی تو
کرنے مین بکڑ کا ڈر تب عقل کا کام اس سے بچنا ٹہیرا یا ہیسا اور سوائے بنانے نقل قبرون
کے اور فساد جو قطعاً شرع مین منع ہی ہوتے ہین جیسے باجے بجانا نوحہ اور بین کرنا سر
پیٹنا چہاتی کوٹنا جہوٹی روایتین راگ سے پڑہنا یہہ کسی مذہب مین جائز نہین ہے
اور اسکی جہت سے جو ہجوم عورتون کا اور اختلاط مردون کے ساتہہ ظہور مین آتا ہی وہ
علاوہ پس ایسی چیز قابل چہوڑنے کے ہی اگر عقل درست ہی سوچو ہم کچہہ عداوت سی
نہین کہتے انصاف یون ہی ہی اسی حکم مین کہتے ہین چہڑی سالار غازی کی اور مدار کی
اور جہدی حضرت غوث پاک کی ہمکو تو کام انصاف سے ہی اے یارو یہی تین بات
امامیہ مین تہین جسکا ذکر بتفصیل کیا ذرا غور کرو احتیاط کس مین ہی تیسری **اصل**
صوفی روش بیہودہ لوگ ہین کہ اپنی تئین صوفی کہتے ہین اور واقع مین صوفی نہیں
اونہون نے ایک عالم کو گمراہ کر رکہا ہی بڑے بڑے عاقلون کی عقل خبط کر دیا ہے
پہلے حقیقت صوفیون کی سنو بعد اوس کے اونکے مذہب کو سمجہو صوفی حقیقی ہی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب صفہ کے طریقے پر اون لوگون نے اپنے تئین دنیا سے

ذرا سوچو کہ جب تمام قرآن توحید سے بھرا ہوا پیر کو ن سے احتیاط تھی کہ لاکھوں خدا
ٹھہرا دیے احتیاط اسی مین ہی کہ خدا کے سوائے کسی کو موجود نہ سمجھے وحدہ لا شریک لہ
خدا کی شان ہی یعنی اکیلا اوسکا کوئی شریک نہیں اگر خدا کے سوا اور موجودات بھی
ٹھہرین موجود ہوے تو مین شریک ٹھہرے نعوذ باللہ منہا مگر یہ صورت موجودات کی
جو دیکھتے سنتے ہین مجازی موجود ہین حقیقی موجود خدا ہی ان مجازی موجودون کے
بھی جدے جدے حکم ہین آسمان کا اور حکم اور زمین کا اور بکری کا اور چال اور سور کا
اور اور ماں کا اور مقام اور جورو کا اور اگر فرق ان سب مین نجانے کا ذمہ پیر احتیاط
اسی مین ٹھہرے کہ لاکھوں خدا نہ ٹھہرین مومن و مشرک مین کیا فرق رہا اگر ایک خدا
کہا جاے **دوسری** تعظیم بے حد پیر کی اور پیران سلسلہ کی یہان تک کہ بعضے
بے ادبون نے کہا کہ اگر خدا سوائے میرے پیر کی اور صورت مین ظہور فرماوے یقین
نکرون یہانتک ان جاہلون نے نوبت پہنچائی خدا و رسول کو رتبے سے زیادہ تعظیم
پسند نہین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لَا تُطْرُوْنِی کَمَا اَطْرَتِ
النَّصَارٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ای نہ بڑہاؤ مجھے جیسا بڑہایا نصاری نے عیسی
بیٹے مریم کو پھر ہر شخص کو اوسکی حد پر رکھنا احتیاط ہی پیر کو سمجھا چاہیے کہ خدا و
رسول کے فیض کا واسطہ ہی بالاستقلال اور بالاصالۃ تعظیم خدا و رسول کی ہے
پیر کو بواسطہ اون کے پس اس سے زیادہ مین انصاف نہین اسی افراط تعظیم کے سبب
سے اکثر جاہل فقیر صوفی روش تفضیلیہ ہو گئے یعنی حضرت علی مرتضی کو حضرت ابوبکر

ہوتے ہین خدا کا قرب نام ہی اتباع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہہ باغ
سبز ہویا ہو جو اس فن سے ناواقف ہین وہ فریب کہا جاتے ہین اور شریعت کی باتون کو
یہہ صوفی روش پہیرتے ہین اب ذرا سوچو اور انصاف کرو کہ خدا کی راہ سوائے رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کون جانتا ہی جو راہ پیغمبر نے بتایا ہی وہی راہ خدا کی ہی نماز
اور روزہ اور ساری نیکیان خدا کے ملنے کی راہین ہین جب یہہ راہین آپ کے نزدیک مقبول
نہوئین تب کیا اتیت دجو گی کی راہین مقبول ہون گی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آپ کے نزدیک لغو فرمانے والے ٹہیرے کہ جو راہ نہین اوسکو راہ فرمایا نعوذ باللہ پس
انصاف اسی مین ہی کہ شریعت کو حق جانو اور طریقت سے جدا نہ سمجہو اور ظاہر کو اپنے
شرع سے آراستہ کرو باطن کو خدا سے لگاؤ صفائے باطن کے واسطے جو ذکر و فکر و
مراقبہ و مشاہدہ مقرر ہی بجا لاؤ کیونکہ اگر ظاہر فی الحقیقت بیکار ہی تو کرنے مین کیا قباحت
ہوئی اور اگر ظاہر حق ہی تو چہوڑنے مین اوسکے پکڑ ہوگی ذرا سوچو اور ساری بہولی بہولی
فقیرون کی اور طعنہ اور تشنیع اسی تیسری بات پر بنا کرکے ہی خدا بچاوے چوتہے
راگ باجے کے ساتہہ سننا جو راگ نہین سنتا وہ صوفی نہین کہلاتا اور وہ زاہد خشک
اور مردود ہی شریعت کی مخالفت اس حد تک پہنچی کہتے ہین کہ ہم چشتیہ ہین ہمارے نزدیک
راگ عبادت ہی سبحان اللہ جو چیز شرع مین حرام ہو وہ عبادت ٹہیرے عجب دوری
خدا اور رسول صلعم چشتیہ قادریہ بنا رکہا خالی راگ کا حرام ہونا البتہ شرع سے ثابت
نہین اور سوائے دف تمام باجون کا حرام ہونا شرع سے ثابت ہی بتحقیق

مجلس مین لوٹ گیا اور پہچہ نہین پڑی سبحان اللہ عجب عقل ہی سب مسلمان شیطان
کے منکر ہین یعنی اوسکو برا جانتے ہین اور پہر اوسکے غلبے کے وقت کسی کا زور نہین
چلتا حال و قال کا منکر ہونا یہی کہ اوسکو برا جاننا اور یہہ معنی نہین ہی کہ کوئی چیز نہین ہی
محض بناوٹ ہی گو اس زمانے مین اکثر بناوٹ ہو پر اصل اسکی ہی تو اس اصل ہونے
سے خوبی اسکی کہان سے نکلی نت پینا حرام ہی پر پینے مین ایک کیفیت بے حواسی ضرور
ہی اس کیفیت ہونے سے اسکی خوبی نہین معلوم ہوتی اور جو حال صحیح ہی اوسے
اس حرام حال کو کیا مناسبت پس مومن متقی کو لازم ہی کہ اس سے نہایت کنارہ کرے
اور سمجھے کہ اسکے نکرنے مین ہرگز بگڑ نہین اور کرنے مین بگڑ بلکہ بسبب حلال جانے حرام
متفق علیہ کے خوف کفر کا ہی صوفی حقیقی کی یہی حال ہی کہ تابعداری رسول مقبول صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جان و دل سے اختیار کرے اور اون صوفی روشون کے مکر و
فریب مین نہ آوے ذرا سوچو انصاف سے کہ آدمی اپنے تئین برا نہین گنتا ہر کسی کا
نفس اپنے کو اچہا گنتا ہی جب یہہ راگ باجا درویشی کے ذریعہ درست ہوا فاسقون کو گونا
ملا ناچ دیکہین گے راگ سنین گے مزے اوڑاوین گے درویشی کا دم ماریں گے علما کو
ہنسین گے تب ای صوفی روش خدا کے واسطے راگ کے عوض قرآن کا شغل کرو خوش آواز
سے سنو اگر قرآن مین لذت نملے فکر ایمان کرو درویشی پیچہے ہا کو یا اللہ توفیق بخش

چوتہی اصل منکر مذاہب کے بیان مین یہہ جماعت صوفی روش کے طور پر اپنے
تئین اہل حق کے گروہ مین کہتے ہین اور واقع مین کچہہ کا کچہہ کر دیا اون کے سبب

أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ تابعداری کرو خدا کی اور تابعداری کرو
پیغمبر کی اور حکم والونکی تم مین سے اور اولی الامر کی لفظ پر تابعداری کرو جدا کرکے
نہین فرمایا کیونکہ اونکی تابعداری بالاستقلال نہین ہی بشرط موافقت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اسواسطے پیغمبر کی تابعداری کے ساتھہ مین فرمایا پس صحابہ کے
زمانے تک بڑا لطف تہا اور بے تکلف پیروی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرتے تہے جب صحابہ کا
زمانہ تمام ہوا سوا اسکے کہ روایت کرنے والون کے ذریعے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کی باتین پہنچین اور اون سے مطلب سمجھہ کر عمل کرین کوئی طریقہ پیروی کا نہ رہا
اور بسبب تمام ہونے زمانے صحابہ کے ایک اندہیر عالم مین پڑ گیا کہ فسق و فجور کا فساد
پہیلا اور عقیدے خراب ہونے لگے بدمذہبون کا ظہور ہونے لگا پیغمبر صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم پر تہمتین شروع ہوئین پہر بسبب فسق اور جہوٹہہ باندہنے کے روایت مین شبہہ
پڑنے لگا کہ یہہ کلام رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی یا نہین اور بسبب بدعتیونکے
جو مطلب بگاڑتے ہین عمل مین خلل آنے لگا اور کا اور ہوتا چلا جب یہہ صورت ہوئی اللہ کے
مخلص بندے اس فساد کے مٹانے پر کمر بند ہوے ایک گروہ نے اہتمام کیا کہ راویونکا
حال بخوبی تلاش کر کرکے لکہا اونکا فسق اور بدعت ظاہر کیا اور تہمت کرنے والونکا
نام بتادیا صحیح حدیثین اور سقیم جدا کردیا اس باب مین کتابین جمع کیا یہہ گروہ محدثین
ہین خالص صحیح حدیثون مین کتابین تصنیف ہوئین موطا امام مالک اور صحیح بخاری اور
صحیح مسلم اور جامع ترمذی اور سنن ابی داؤد و سنن نسائی بڑی معتبر کتابین

کی احادیث صحیح جمع کرکے اونمین غور و
فکر کرکے مسئلے نکالے اور کتابین بنائین
مسلمانون کو سہولت کے واسطے اپنی زبان مین

ہوئے امام ابوحنیفہ اور مالک اور امام شافعی اور امام احمد حنبل اونکے شاگردوں
نے بڑی جانفشانی کیا اور کتابیں لکھیں اکثر عالم میں پھیلیں اور لوگ تابعدار ہوئے
جسکو جس امام کیطرف سے فقہ ملی وہ اوسکا کہلایا حنفی اور شافعی اور مالکی
اور حنبلی ہوئے پر حقیقت میں سب پیغمبر کے تابعدار ہیں اور اونکی تابعداری کا
یہہ مطلب نہیں ہی کہ یہہ بالاستقلال شرع کے مالک ہیں جس چیز کو چاہیں حلال
کریں اور جسکو چاہیں حرام اور اسمیں ایسی مخالفت ہی جیسے مختلف شریعتیں نعوذ
باللہ منہا اور ایک تابعدار کو ہرگز ہرگز دوسرے کی اتباع ضرورت پر بھی جائز نہیں
استغفر اللہ جب مذہب کا حال معلوم ہوا پس جاننا کہ ایک فرقہ پیدا ہوئے اس
زمانے میں کہ انکار مذاہب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مذہب لینا حرام ہی اور یہہ مذہبین
بدعت اور حنفی شافعی کہلانا بڑا سبحان اللہ مذہب نام ہی راہ کا اور یہہ راہیں معلوم
ہوئیں کہ قرآن وحدیث سے نکلی ہیں پس جو چیز قرآن وحدیث سے نکلی ہو اوسکو حرام
و بدعت کہنا روا نہیں کیونکر بدعت ہوگی اور جس شخص نے جس مجتہد سے فقہ لی وہ
اوسکے طرف ضرور نسبت کریگا جیسے ہندوستان کا رہنے والا ضرور ہندی
کہلاویگا پس امام ابوحنیفہ کا تابعدار ضرور حنفی کہلاویگا یہہ بات کیونکر بدعت
ہوگی مجتہد کی اطاعت بموجب قرآن پاک کے واجب ہوئی جو مجتہد نہو وہ اگر مجتہد کی
اطاعت نکرے کیا کرے اولی الامر دین میں انکی اطاعت میں نجات اور انحراف
میں ہلاک اس انکار مذاہب سے بڑے بڑے فساد پیدا ہوتے ہیں اور احتیاط اسمیں

حدیث مین بدون امتیاز صحیح و سقیم عمل نہین ہو سکتا ویسا ہی فقہ پر بدون مسئلہ
صحیح اور غلط پہچانے عمل نہین ہو سکتا اور یہہ دونو علما کے بتلانے سے معلوم
ہوئے پہر جاہل کو بدون عالم کے عمل ممکن نہین اور جو مجتہد نہو اوسکو بدون پیروی
مجتہد کے راہ نہین ملتی بہر حال دین مین تامل کرکے چال چلنا لازم ہی اگر اپنی سمجہ پہ
ہر شخص کو عمل ضرور ہو رافضی خارجی ہونا عجب نہین جیسا کہ ہمارے زمانے مین
واقع ہوا کہتے ہین علی مرتضی بیشک ابوبکر سے افضل ہین اور اکثر مسائل عقائد
و فروع مین شیعون کی موافقت کرلیتے ہین بدفہمی کے سبب ہان اگر آپ کی سمجہ
مجتہد کی سمجہ کو ادہو جاوے اور موافقت کرے البتہ درست ہوئے چنانچہ بعضے
آشنا ہمارے قائل ہوگئے کہ امام مہدی جنکا وعدہ حدیثون مین آیا ہی اور ساری
دنیا انصاف سے بہر گئین وہ نہین ہین جنکو محمد مہدی آخر الزمان کہتے ہین
اور حضرت عیسی کے ساتہہ ہون گے امام مہدی وہ ہین جو ہمارے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور عیسی کے بیچ مین ہون گے وہ جناب امیر المومنین سید احمد
دامت برکاتہ ہین کہ بالاکوٹ کی لڑائی مین غائب ہوئے بعد چندے ظہور فرماوینگے
یہہ عقیدہ نکالا اور اوسپر رسالہ بنایا چہل حدیث جمع کیا اور سبکو فرماتے ہین دہوکہ
مین پڑے یہہ خرابی سلف کی تابعداری نہ کرنے سے پیدا ہوئی انکار دبہت
وجہون سے تہا پر یہہ رسالہ گنجایش نہین رکہتا اسے یا وہ یہہ منکر مذاہب مدعی
کسی مذہب کے نہین ہین اسواسطے ان کے رد کو اتنا کافی ہی اور حنیا لاتباع

دہ پاک ہوگا خدا بچاوے ان جاہلون نے لاکھون چیزین رسم کر رکھی ہین
کہان تک بیان ہو اور ہر ملک مین مختلف کیونکر قاعدہ مقرر ہو علما نے اپنے
رسالون مین بتفصیل ذکر کیا دیکھ لو لیکن ایک قاعدہ پہلے بیان کرتا ہون تا
مومن پاک سمجھ کر احتیاط کرے اور بعد اس کے تہوڑی تفصیل ہوگی قاعدہ یہ
کہ مومن پاک کو بدعت اور رسم کفر سے احتراز واجب ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے فرمایا کہ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ
جس نے نکالا میرے اس دین کے کام مین کوئی چیز جو اس دین سے نہین پہر
وہ رد ہے معلوم ہوا کہ دین کی بات جو کوئی عقل سے نکالے وہ مقبول نہین
مردود ہے دین وہ جس سے آخرت کا ثواب و عذاب متعلق ہے اور فرمایا مَنْ
تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ جو مشابہت کرے کسی قوم کی وہ ان میں سے
ہے پہر کوئی کافرون کی اور فاسقون کی رسم کرے گا اوسمین داخل ہوگا پہر
اتنا جانو کہ ان جاہلون نے دو طرح کی رسمین اختیار کی ہین ایک وہ کہ از رہ
ثواب کرتے ہین دوسری کافرون سے لی ہے پہر قسم اول جو ثواب کی راہ سے کرتے
ہین اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور صحابہ سے ہرگز ثابت نہین وہ بدعت
ہے اور گمراہی اور بدعت حسنہ جو لوگ کہتے ہین وہ حقیقت مین سنت ہے اور وہ
صحابہ اور مجتہدون کے کہنے سے معلوم ہوتی ہے یہہ نہین کہ جسکو ہم چاہین حسنہ
ٹہیرالین استغفر اللہ اور بدعت والے دوزخ کے کتے ہین آور بعضی چیزین

سنت جانتے ہین تعویذین لکھتے ہین یہہ کچھہ ثابت نہین پر بلای عالمگیر سے خدا
بچا وے ہان اگر کوئی عامل بطور عمل کے اُس روز تعویذ تیار کرے کچھہ شرع سے
علاقہ نہین دین سے متعلق نہین ربیع الاول کے مہینے مین شرع سے کچھہ ثابت
نہین جاہلون نے اسکو بارہ وفات بنایا اور کٹھہ ملاؤن نے مولود کا مہینا گنا
اِس معنی سے کہ اِسمین مجلس مولود کرنا چاہیئے اور ثواب ہی ذرا حقیقت اِسکی سنو
کہ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیدا ہونا تمام عالم کے واسطے عید ہی
اور خوشی جو اس خوشی پر خوش نہو اوسکو خدا خوش نہ رکھے پر یہہ خوشی قیامت
تک برابر ہی یہہ نہین کہ ربیع الاول مین خوشی ہی اور دوسرے مہینون مین نہین
یہہ آفتاب پیغمبری جب طلوع ہوا قیامت تک غروب نہین اسکا نور دائمی ابدی ہی یہہ
خوشی مہینے کی نہین پہر جو شخص ربیع الاول کو خاص کرے اِس خوشی کو اور مجلس کرے
سب مہینون سے زیادہ البتہ بدعت کا طور ہی باقی ذکر ولادت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجلس مین پڑھنا اور خوشی کرنا اور خوش ہونا بے تعین تاریخ
اور روز کے بیشک خوب ہی کیونکہ ثابت ہی کہ اللہ ورسول کے ذکر کے وقت رحمت خدا
نازل ہوتی ہی بلکہ علما صلحا کے ذکر مین بہی رحمت اترتی ہی پہر جو شرع مین علی العموم
بے تعین ہی خاص کرنا اور روز معین سمجھنا بدعت ہی اور وفات کی مجلس تو کہین سے
ثابت نہین ہی اور مولود پڑھنے پر ہتے جو ولادت کے وقت کہڑے ہوتے
ہین یہہ بہی بدعت ہی شرع سے ثابت نہین اگر تعظیم ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

صحابہ کے زمانے مین تہی موجود سبب موجود ہونے کے وہ مقرر بدعت
اور یہی حضرت ابوبکر صدیق کا عرس کسی صحابہ نے نکیا بڑا تعجب ہی اور لطف یہہ
ہی کہ اب عرسون مین راگ باجا گاگر پڑنا اور خرافات ایجاد ہوے یہان تک کہ
بعضے مقام مین بسنت جو خاص عید ہندؤن کی ہی ہونے لگا ہاے ظلم تہوڑیگا
بہت ہوا اور غضب یہہ ہی کہ حضرت سالار مسعود غازی کا عرس جسکا نام شادی
رکہتے ہین ہمیشہ جیٹہ مہینے ہندی حساب سے کرتے ہین اور سامان بناتے ہین اور
جماع و غسل ثابت کرتے ہین نعوذ باللہ منہا یہہ بزرگوار ان باتون سے بیزار ہین
اور میلادون مین جو منتین اور مرادین مانگتے ہین صاف شرک ہی ایک نسخہ مین
اوسکے رد کو کافی ہی اور جب عرس کا حال معلوم کیا یہی حال ہی سب رسمین فاتحہ کا
روز مقرر کرکے میت کا تیجہ دسوان بیسوان چالیسوان سہ ماہی ششماہی
برسی ٹہیرالین یہہ نئی شریعت باندہنے والے ہوے پیغمبر اور صحابہ اور امامون کا
دین کچہہ نہوا یہہ بڑے مسلمان ہین تیجے مین مجلس قرآن خوانی کرتے ہین تیسرا
دن مقرر اور پہول اور بتاشا خوشبو لگانا سب بدعت ہی قرآن مقرر ثواب جب
بے حکم شرع دن مقرر کیا بدعت ہی کتاب اذکار اور دوسری کتابون
مین موجود ہی کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود نے مغرب کے بعد دیکہا کہ جمع
ہوکر کلمہ کا ذکر کرتے ہین فرمایا بدعت ہی تم سے بہتر کو دیکہا نکرتے تہے پہر اب
... اور ... رسے کلام سے ملا لو باقی تیسرے دن خوشبو لگانا عورتون کو

بعینہ وقت ورمان نہین ہی ہان جن
دونون خواہ راتون مین ثواب
عبادت زیادہ ہی اور سی مین کرنا
البتہ خوب ہی اور جو ضعیف الرکنی
بنا رکہین ہین قابل عذر ہین کہ شرع
اور عقل سے کچہہ علاقہ نہین رکہتا

سند بھی قرآن و حدیث یا مجتہدوں کے کلام سے چاہیے اگر عقل بری
کو دخل دیجیے تو جس گہر مین قرآن پڑہا گیا سب در و دیوار متبرک ہی اور
پڑہنے والا تو سراپا متبرک مگر جاہلون کی سمجھہ پر افسوس ہی کہ کہانا سامنے
رکہنے سے متبرک ہوا اور میانجی فاتحہ پڑہنے والا میانجی رہا کچہہ عزت نہوئی
وقت پڑے سخت و سست بہی سنے گا یہی حال سب عرسون کا اور فاتحون
کا ہی سمجہہ رکہو گیارہوین ہو سترہوین خواہ دوسرا اب رجب کا مہینا نہایت
بزرگ ہی شرع مین ستائیسوین کا روزہ ایک روایت ضعیفہ سے مستحب ثابت
ہی اب وہ روزہ جاہلون کے ذہن مین ہزارہ روزہ ٹہیرا اور وہ روزہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا جانتے ہین دودہ بہات فاتحہ کرتے
ہین یہہ روزہ سوائے خدا کسیکا نہین اور دودہ بہات کی خصوصیت بیجا
اور بعض بلاد اسلام مین شب معراج کی بڑی دہوم دہام ہوتی ہی منبر
رکہا جاتا ہی خطبہ رجبے کا پڑہتے ہین یہہ بہی صحابہ اور تابعین سے ثابت نہین
وہ شب معراج حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی شعبان کا مہینا
متبرک مہینا چودہوین تاریخ کی شام پندرہوین شب برات ہی اسمین روزی
تقسیم ہوتی ہی دفتر زندون مردون کا تیار ہوتا ہی عبادت کا بڑا ثواب رات
کو عبادت کرے دن کو روزہ رکہے اِس سے زیادہ کچہہ ثابت نہین ہی یہان
کیا کیا خرافات ایجاد ہوئے شعبان کی تیرہوین تاریخ کو عرفہ کہتے ہین اور

اور روزہ بھی شاد رمضان کو سمجھتے ہین خدا ہدایت کرے باقی بدعات جو
ختم تراویح مین ہین جو اسپر ... ہین جاری ہین خود شیخ عبدالحق دہلوی نے
ذکر کیا ہے جیسے منبر کو کپڑا اوڑھانا ... چشمہ پہنانا یہہ روایت صحابہ اور تابعین کے
وقت نہ تھی دین کی رونق بہت چاہتے تھے یہہ لوگ اون سے بھی بڑھ گئے
شوال ذیقعدہ ذی الحجہ تین مہینے حج کے ہین اور اللہ جل شانہ کے نزدیک
بڑی عظمت والے اسی مین بدعات کم ہین دونون عید کی نماز واجب ہی اور
عید فطر مین جو پہلی شوال کو ہی صدقہ فطر دیتے ہین اور عید الضحے کی جو دسوین
ذیحجہ ہی قربانی کرتے ہین پر عید فطر مین رسمین فاتحہ مردون کا اور عید قربانی
مین فاتحہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا ضروریات سے سمجھتے ہین یہہ زیادتی
ہوگئی ہی اور عید قربان کی نوین کا عرفہ ہی شرع مین اسکو عرفہ کہتے ہین یہہ
دن متبرک ہی حاجی لوگ عرفات پہاڑ پر جمع ہوتے ہین اسی کا نام حج ہی پہر خانہ
کعبہ کے گرد گہومتے ہین حج تمام ہوتا ہی یہان جاہلون نے طرح طرح کے فساد
ڈال رکھے ہین کوئی کسی مقام مین جمع ہوکر عرفے کی نماز ننگے سر حاجیون کی
مشابہت سے پڑہتا ہی اور کوئی کسی بزرگ کے مزار پر پورا حج ادا کرتے
ہین نعوذ باللہ منہا اور حج کا میلہ دیکھکر نادانون نے بزرگون کے گہر کا
میلہ مقرر کرلیا اور بعضے بعضے میلون کے ارکان و شرائط ٹہیرالیے ہین جیسے
حج کے بجائے قبرون پہ میلہ کرنا شرع مین کہین جائز نہین یہہ عبادت مشابہ

مخالفت اپنے پیغمبر کی کرتے ہین ہاے کیا اسلام ہی اور بعضے نیم ملا سند
پکڑتے ہین کہ شیخ عبدالحق دہلوی نے گنبد بنانا پکی قبر جایز لکہا ہی اور فتاوی
درمختار مین تخصیص یعنے پکی قبر کی روایت آئی ہی اون سے پوچہو کہ رسول مقبول
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کہنا سند ہی یا شیخ عبدالحق اور درمختار والے کا
اور یہ ہوچکا ہی کہ مجتہدون کی تابعداری اسواسطے ہی کہ پیغمبر کی تابعداری ہی
جب کوئی حدیث صحیح ہوئی اصل مذہب ہی وہی پہر شیخ عبدالحق دہلوی کہ مجتہد نہین
ہین حدیث کے مقابلے مین کب سنے جائین گے اور اس حدیث کو جسمین منع
ہی عمارت کا اور پکی قبر کا شیخ عبدالحق نے خود صحیح لکہا ہی کچہہ اعتراض نہین کیا
اپنی عقل سے درستی عمارت لکہا ہی قابل سنے کے نہین ہی ایسے ایسے خیال
شیطان دلین ڈالکر گمراہ کرتا ہی اور اس خرافات کو بزرگون کی عظمت
سمجہتے ہین اور جب متون فقہ مین منع تخصیص موجود ہی فتاوی کی سند جو
بلفظ قیل ہی صحیح نہین اور ذیقعد کا مہینا سب اعمال سے خالی اسواسطے جاہل
اسکو خالی کہتے ہین دوسری قسم کی رسم جو کافرون سے لیا ہی بہت ہین مرنے
مین نوحہ کرنا یعنے بین سے رونا تین دن سے زیادہ مردے پر سوگ کرنا
یعنی سنگار کی چیز ترک کرنا مگر اگر شوہر مرے چار مہینے دس دن سوگ
کرے اور پاپک مین جو مردہ مرے اوسکے ساتہہ پانچ چڑیا ذبح کرکے
یا پانچ گڑیا بنا کر دفن کرنا اوس سال کی عید مین سونیان نہ ٹہانہ پکانا اور ی

یہہ کیا ضرور کہ جو زنا کرے شراب بہی پیوے چوری بہی کرے جوا بہی کہیلے نماز روزہ بہی چہوڑے کیا عقل ماری گئی ہی اتنا نہین سمجہتے کہ گناہ کا انبار جتنا ہی ہلکا ہو غنیمت ہی اب اسے مسلمانو ذرا اپنی خبر لو اپنی حالت سوچو اور سر گریبان مین ڈالو دیکہو تو ہم کیا عرض کرتے ہین اگر کچہہ نفسانیت سے عرض کرتا ہون تمہین متنبہ کرو والحمد للہ رب العالمین

خاتمۃ الطبع شکر ہی اوس خدا کو کہ جسنے متقیون کو خلعت اتقا سے سرفراز کیا اور درود و ثنا اوس سید المتقین پر کہ عوام مسلمین کو بتعلیم کلمۃ التقوی متقین بنایا اما بعد رسالہ **تقوی** کہ از تصنیفات بابرکات جامع معقول و منقول منبع فروع و اصول مقدام الفقہاء و المحدثین امام الفضلاء و المفسرین نتیجۃ المنطقین نخبۃ الکاملین المہاجر الی اللہ العلی مولانا بالفضل والجود والکرم اولانا مولوی الحافظ الحکیم الزاہد الحاج **سخاوت علی** الجونفوری حفظہ اللہ بغفرانہ المعنوی والصوری سابقًا حلی طبع سے محلی ہوکر قلادہ اجیا و شایقین ہوا تہا الا فی زماننا ہذا اخص کمیاب مثل دُرِّ نایاب کے نایاب ہو گیا تہا اور شوق شایقین کی یہہ کیفیت تہی کہ ہر اطراف و جوانب مین اوسکی تلاش مین سراسیمہ و پریشان سرگردان و حیران تہے حتی کہ اکثر خطوط امصار و اقطار سے اوسکے طلب مین آیا

کام و اہتمام بلیغ [illegible] محسن کے اہتمام کارگزاران مطبع [illegible] چہپکر شائع و ذائع ہوا [illegible] عوام مسلمین و کافہ مومنین کو اس سے ہدایت عام و برکت تام [illegible]

[illegible] دینی و دنیوی کو برلاوے آمین ثم آمین والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی سید المرسلین فقط

العبد حافظ [illegible] خان [illegible]